

40512 - عورت نے عمرہ کا احرام باندھا ل1740#& کن بعد م1740#& ن عمرہ نہ کرنے ک1740#& ن1740#& ت کرل1740#& تواس پرک1740#& ا واجب ہوگا؟

سوال

میں طائف میں تھی اور کچھ ایام مکہ گزارنے کا فیصلہ کیا لہذا مقررہ دن میں نے عمرہ کا احرام باندھنے کا سوچا اور فعلا غسل کر کے تلبیہ بھی کہا (لبیک اللهم بعمرة لبیک اللهم لبیک) اور پھر سفر کرنے سے قبل مجھے ایک ضرورت پیش آئی جس کی بنا پر میں نے عمرہ کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا ۔ اور اس لیے کہ میں عورت ہوں اور احرام کے وقت میری حالت کوئی زیادہ تبدیل نہیں ہوئی اس وجہ سے میں یہ بھول گئی کہ میں نے توتلبیہ بھی کہا لیا تھا لہذا میں مکہ گئی اور عمرہ نہ کیا اور وہاں کچھ ایام بسر کرنے کے بعد ایک دن کے لیے طائف واپس آگئی اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھا اور مکہ جا کر عمرہ ادا کیا ۔ (لیکن مجھے یہ یاد ہی نہیں رہا کہ میں تو پہلی بار عمرہ کا تلبیہ کہا چکی تھی بلکہ جب میں دوسری بار میقات پر عمرہ کا احرام باندھنے لگی تو مجھے یاد آیا کہ پہلے بھی میں نے عمرہ کا تلبیہ کہا تھا) تواس بارہ میں مجھ پر کیا لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

جو کوئی بھی حج یا عمرہ کا احرام باندھ لے اور تلبیہ کہہ لے اس پر وہ حج اور عمرہ مکمل کرنا واجب ہو جاتا ہے چاہے وہ حج اور عمرہ نفلی ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور اللہ تعالیٰ کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو ۔

اور جس نے بھی احرام کی نیت کر لی اور بغیر کسی شرعی عذر کے حج یا عمرہ مکمل نہ کیا وہ ایک ممنوعہ کام کا مرتکب ہوا ہے ۔

مستقل فتویٰ کمیٹی (اللجنة الدائمة) کے علماء کا کہنا ہے :

جب کسی نے احرام کی چادریں پہن لیں لیکن حج یا عمرہ کی نیت نہیں کی اور تلبیہ نہیں کہا اسے اختیار ہے چاہے تو وہ حج یا عمرہ کی نیت کر لے اور اگر چاہے تو اسے منسوخ کر دے ، اور اگر وہ فریضہ حج یا فرضی عمرہ ادا کر چکا ہے تو اس پر کوئی حرج نہیں ، لیکن اگر اس نے حج یا عمرہ کی نیت کر لی اور تلبیہ کہا لیا ہو تو پھر اسے فسخ کرنے کا

حق نہیں رہتا بلکہ اس نے جس چیز کا بھی احرام باندھا ہے اسے شرعی طریقہ پر مکمل کرنا واجب ہوگا ۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور اللہ تعالیٰ کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو ۔

اور اس طرح آپ کے لیے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ :

جب مسلمان شخص نیت کر کے حج یا عمرہ کے احرام میں داخل ہو جائے تو اسے ختم کرنے کا حق نہیں بلکہ جس چیز کو شروع کر چکا ہے اسے مندرجہ بالا آیت کی بنا پر مکمل کرنا واجب ہے ، لیکن اگر اس نے احرام باندھتے وقت شرط لگائی ہو اور اسے کوئی مانع پیش آجائے جس کا اسے خدشہ تھا تو پھر وہ احرام سے حلال ہو سکتا ہے ۔

کیونکہ جب ضباعت بنت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حج کرنا چاہتی ہوں لیکن بیمار ہوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا :

تم حج کا احرام باندھ لو اور یہ شرط رکھو کہ جہاں میں روک دی جاؤ وہیں میرے حلال ہونے کی جگہ ہے ۔ اسے امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (11 / 166 - 167) ۔

تو اس بنا پر آپ نے جو عمرہ ادا کیا ہے وہ اس عمرہ کے بدلے میں ہوگا جس کا احرام آپ نے پہلی بار باندھا تھا ۔

اور آپ نے جو کچھ ان ایام میں احرام کے ممنوعہ کام کیے ہیں وہ معاف ہیں کیونکہ ظاہر یہ ہوتا ہے کہ آپ کو یہ علم نہیں کہ عمرہ کی نیت کرنے کے بعد اسے فسخ کرنا حرام ہے ۔

اور سوال نمبر (36522) کے جواب میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ جس نے بھی جہالت کی بنا پر یا بھول کر احرام کے ممنوعہ کام میں سے کوئی عمل کر لیا تو اس کے ذمہ کچھ بھی لازم نہیں آتا ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایسی عورت کے بارہ میں سوال کیا گیا جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر اسے فسخ کر دیا اور کچھ ایام بعد دوسرا عمرہ ادا کیا تو کیا اس کا یہ عمل صحیح ہے ؟ اور اس نے جو احرام کے ممنوعہ کام کیے اس کا کیا حکم ہوگا ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

اس کا یہ عمل صحیح نہیں ، کیونکہ جب انسان عمرہ یا حج میں داخل ہو جائے تو اس پر کسی شرعی سبب کے بغیر فسخ کرنا حرام ہے ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور تم اللہ تعالیٰ کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو ، اور اگر تم روک دیے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو فدیہ دو ۔

تو اس عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنے کیے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے ، اور اس کا عمرہ صحیح ہے اگرچہ اس نے عمرہ فسخ کر دیا تھا لیکن عمرہ فسخ نہیں ہوتا ، بلکہ یہ حج کے خصائص میں سے ہے ، اور حج کے عجیب و غریب خصائص ہیں جو کسی دوسری چیز میں نہیں پائے جاتے ، لہذا جب حج کو باطل اور ترک کرنے کی نیت کریں تو وہ باطل نہیں ہوتا ، لیکن جب آپ دوسری عبادات کو چھوڑنے کی نیت کریں تو وہ باطل ہو جاتی ہیں ۔

لہذا اگر کوئی روزے دار شخص روزہ چھوڑنے کی نیت کرتا ہے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے ، اور اگر کوئی شخص وضوء کے درمیان وضوء باطل کرنے کی نیت کرتا ہے تو اس کا وضوء باطل ہو جائے گا ۔

اور اگر کوئی عمرہ ادا کرنے والا شخص عمرہ کی نیت کرنے کے بعد عمرہ باطل کرنے کی نیت کرتا ہے تو وہ باطل نہیں ہوتا ، یا پھر کوئی شخص حج شروع کرنے کے بعد حج کو باطل کرنے کی نیت کر لے تو اس کا حج باطل نہیں ہوگا ۔

اسی لیے علماء کرام کا کہنا ہے کہ : نسک (حج اور عمرہ) چھوڑنے سے نہیں چھوٹتا ۔

تو اس بنا پر ہم یہ کہیں گے کہ : اس عورت نے جب احرام کی نیت کر لی تھی تو عمرہ مکمل کرنے تک یہ احرام کی حالت میں ہی تھی ، اور اس کا نیت کو فسخ کرنا مؤثر نہیں ہوگا ، بلکہ وہ اپنی نیت پر ہی باقی رہے گی ۔

اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ :

عورت کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے : اس کا عمرہ صحیح ہے ، اور اسے چاہیے کہ وہ آئندہ احرام کو چھوڑنے والا کام دوبارہ نہ کرے ، کیونکہ اگر اس نے احرام کو چھوڑا تو وہ اس سے خلاصی نہیں پاسکے گی ۔

اور اس نے جو احرام کے ممنوعہ کام کا ارتکاب کیا ہے مثلاً ہم فرض کرتے ہیں کہ اس کے خاوند نے اس سے مجامعت کر لی تو حج یا عمرہ میں جماع کرنا سب سے بڑی ممنوعہ چیز ہے ، اور اس عورت کے ذمہ کچھ لازم نہیں آئے گا کیونکہ وہ اس سے جاہل تھی ، اور جہالت کی بنا پر یا بھول کر یا جس پر جبر کیا گیا ہو اس کا کسی ممنوعہ چیز کا ارتکاب کرنے والے شخص پر کچھ لازم نہیں آتا ۔

دیکھیں : مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (21 / 351) اختصار کے ساتھ نقل کیا گیا ہے ۔



والله اعلم.